151218 ـ والدہ كى زندگى ميں والدہ كى لا علمى ميں پيسے لے لينا

سوال

ميں والدہ كى لاعلمى ميں اپنا ضرورت سے زيادہ لباس لينے اور خرچ كرنے ليے پيسے لے ليا كرتى تھى، بعد ميں نے توبہ كا عزم كيا، ليكن اچانك ميرى والدہ فوت ہوگئى، برائے مہربانى مجھے بتائيں كہ ميں اس گناہ سے اپنے آپ كو كيسے برى كر سكتى ہوں ؟

يہ علم ميں رہے كہ والدہ كى ميں ہى اكيلى وارث ہوں، اور والدہ كى جو بھى ملكيت تھى وہ مجھے مل چكى ہے، مجھے اپنے پروردگار كو راضى كرنے كے ليے كيا كرنا ہوگا، اور كيا ميرى والدہ كى وفات ميرے ليے اللہ كى جانب سے سزا تھى ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ماں باپ وغيرہ جن پر اولاد يا كسى اور كا نفقہ اور اخراجات واجب ہوں تو بيٹے وغيرہ كا ان كے مال ميں سے بغير اجازت لينے كى دو حالتيں ہيں:

پہلى حالت:

اتنا مال لے جو اس كے كھانے پينے اور لباس وغيرہ كى ضرورت پورى كرے تو يہ جائز ہے.

چاہے مال والے كى لا علمى ميں ہے ليا گيا ہو، ليكن شرط يہ ہے كہ اس طريقہ كے بغير وہ اپنا حق حاصل نہيں كر سكتا.

اس كى دليل بخارى اور مسلم شريف كى درج ذيل حديث ہے:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ ہند بن عتبہ رضى اللہ تعالى عنہا نے عرض كيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم يقينا ابو سفيان ايك بخيل و شحيح شخص ہے، اور مجھے اتنا مال نہيں ديتا جو ميرے اور ميرے بچے كے ليے كافى ہو، ليكن يہ ہے كہ ميں اس كى لاعلمى ميں كچھ رقم لے لوں تو گزارا ہو جاتا ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اچھے طریقہ سے اتنا لے لیا کرو جو تمہیں اور تمہارے بچے کو کافی ہو جائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5364) صحیح مسلم حدیث نمبر (1714).

دوسری حالت:

نفقہ سے زیادہ وسعت کے لیے مال لیا جائے تو یہ جائز نہیں ہوگا، اور اسے ناحق مال لینا کہا جائیگا، اس حالت میں ایسا کرنے والے کو توبہ کرتے ہوئے مالك کو اس کا لیا ہوا مال واپس کرنا ہوگا، یا اگر وہ زندہ نہیں تو اس کے ورثاء کو واپس کرے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میں اپنے والد کی اکیلی اولاد ہوں، اللہ کا فضل ہے مالی حالت بہت اچھی ہے، بعض اوقات میں والد صاحب کی لاعلمی میں ان کے پیسے لے لیا کرتی تھی اور انہوں نے اس کے متعلق کبھی پوچھا بھی نہیں تو کیا ایسا کرنے پر میں گنہگار ہوں .... ؟

شیخ کا جواب تھا:

" کسی بھی شخص کے لیے کسی دوسرے کی ناحق طور پر چیز لینی جائز نہیں، اوروہ حق کے بغیر نہیں لے سکتا، یہ لڑکی اگر تو والد کی جیب سے اپنی اپنی ضرورت کے لیے پیسے لیتی رہی کیونکہ بیٹی کے مانگنے پر باپ اسے پیسے نہ دیتا تھا تو پھر اس میں کوئی حرج والی بات نہیں.

کیونکہ ہند بن عتبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارہ میں دریافت کیا تھا، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تھی کہ اس کا خاوند اسے اتنا مال نہیں دیتا جو اسے اور اس کے بچے کو کافی ہوتا ہو.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اس کے مال سے اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور بچے کے لیے کافی ہو جائے "

لیکن اگر اس عورت کا باپ ضروریات کی اشیاء مانگنے پر اسے منع نہ کرتا ہو تو پھر اس کے لیے والد کی جیب سے بغیر علم کے کچھ لینا جائز نہیں ہو گا " انتہی

ماخوذ از: فتاوى نور علی الدرب.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (82099) اور (149347) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر آپ نے جو کچھ کیا اس پر توبہ و استغفار کریں اور اپنے کیے پر ندامت کا اظہار کریں، آپ کو لیا گیا مال واپس نہیں کرنا، لیکن اگر آپ کے علاوہ کوئی اور دوسرا بھی وارث ہے تو پھر واپس کرنا ہوگا، کیونکہ اس مال میں دوسرے ورثاء کا بھی حق ہے.

آپ اپنی والدہ کے لیے کثرت سے دعا کیا کریں، کیونکہ موت کے بعد ان کے ساتھ سب سے بہتر اور افضل صلہ رحمی ان کے لیے دعا ہی ہے، اور اگر آپ اپنی والدہ کی جانب سے کچھ صدقہ کر دیں تو امید ہے کہ اس کا ثواب اسے ملے گا، اور کی توبہ کی تکمیل ہوگی.

واللہ اعلم .